بھروسا ہو گا۔ اس طرح استاد والدین کو اور نیز اپنے کو تعلیم دیتا رہے گا اور ان سے بہت کچھ سیکھ کر خود تعلیم حاصل کرتا رہے گا۔ صحیح تعلیم تو واقعی ایک ایسی باہمی ذمہ داری ہے جس میں کافی صبر و استقلال لحاظ اور محبت کی ضرورت ہے۔ شائستہ سوسائٹی میں بچوں کو تعلیم کیسے دی جائے؟ اس مسئلہ کو روشن خیال استاد خود ہی حل کر سکتے ہیں۔ اور سمجھدار والدین اور اساتذہ جن کو اس مسئلہ سے دلچسپی ہو مل جل کر اس کا تجربہ چھوٹے پیمانے پر کر سکتے ہیں۔

کیا والدین کبھی اپنے سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ان کے بچے کس واسطے ہوئے ہیں؟ کیا اس غرض سے ہوئے ہیں کہ والدین کا نام زندہ رہے یا ان کی جائداد قائم رہے؟ کیا انھیں بچوں کی ضرورت صرف اپنی ذاتی خوشی یا جذباتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہوئی ہے؟ اگر ایسا ہے تو بچے اپنے والدین کی امید و بیم کا محض ایک عکس یا تصویر بن کر رہ جاتے ہیں۔ والدین جب اپنے بچوں کو غلط ڈھنگ پر تعلیم دے کر ان میں رشک و حسد اور عناد و بوالہوسی پیدا کر دیتے ہیں تو پھر یہ دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں کہ انھیں اپنے بچوں سے محبت ہے؟ یہ کیسی محبت ہے جو قومی اور ملکی تفریق کو جائز رکھ کر جنگ اور تباہی کے سامان پیدا کر دیتی ہے، اور جو مذاہب اور نظریات کا نام لے کر انسان کو انسان کا دشمن بنا دیتی ہے؟ اکثر والدین نہ صرف غلط تعلیم ہی سے بچوں میں نفاق اور آلام کے بیج بو دیتے ہیں بلکہ اپنے زندگی کے طرز عمل سے بھی ان ناقص طریقوں کا بچوں کو عادی بنا دیتے ہیں اور جب بچہ

بالغ ہوتا ہے اور مصیبت جھیلتا ہے تو اس کے لیے دعائیں مانگتے ہیں یا اس کے ڈھنگ اور برتاؤ کے لیے عذر تلاش کرتے ہیں۔ اپنی اولاد کے لیے والدین جو مصیبت اٹھاتے ہیں وہ ایک طرح اپنے ہی اوپر ترس کھانا ہے۔ جس میں اپنے اختیار اور قابو کا احساس بھی شامل ہے، جو محبت کی عدم موجودگی میں ہوا کرتا ہے۔

اگر والدین اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں تو نہ وہ قوم پرست ہوں گے۔ نہ کسی ملک سے وابستگی رکھیں گے، کیونکہ حکومت اور سلطنت کی پرستش جنگ کا پیش خیمہ ہے، جو ان کے بچوں کو ہلاک کرتی یا مفلوج بنا دیتی ہے۔ والدین کو اگر اپنی اولاد کی سچی محبت ہے تو انھیں یہ معلوم کرنا ہو گا کہ جائداد کے ساتھ صحیح تعلق کس طرح کا رکھنا چاہیے؟ جائداد پر قبضہ رکھنے کی زبردست خواہش سے ملکیت کی اہمیت اس درجہ غلط طرز کی بڑھ گئی ہے کہ وہ دنیا کو برباد کر رہی ہے۔ والدین کو اگر اپنے بچوں کی کچھ بھی محبت ہے تو ان کو منظّم مذاہب کی غلامی سے الگ رکھیں گے کیونکہ مذہبی عقائد اور مقولات لوگوں کو متضاد جماعتوں میں منقسم کر دیتے ہیں اور اس طرح انسان انسان میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ والدین کو اگر اپنے بچوں کی واقعی محبت ہے تو وہ بغض و عناد کو ہر طرح دور کریں گے اور سوسائٹی کے موجودہ ڈھچر کو جڑ بنیاد سے تبدیل کریں گے۔ جب تک ہمارے دلوں میں یہ خواہش ہے کہ ہماری اولاد ذی اختیار ہو، ان کو بہتر اور بلند رتبے ملیں، وہ زیادہ سے زیادہ